سوال

کیا کسی غیر مسلم یا غیر مسلم ممالک کے ایمبیسی کو کرائے پر گاڑی دی جا سکتی ہے

جواب

غیر مسلموں کے ساتھ تجارت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا کسی غیر مسلم یا غیر مسلم ممالک کے سفارتخانے کو کرائے پر گاڑی دی جا سکتی ہے۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! غیر مسلموں کے ساتھ تجارت وغیرہ جیسے معاملات طے کرنا اگرچہ عمومی حالات میں شرعی طور پر جائز ہے، جب اس میں کوئی حرام امر، یا فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ بھی غیر مسلموں کے ساتھ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ حالات، جن میں مسلمانوں کے خلاف آئے روز سازشوں کے جال بنے جا رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان کے ساتھ تجارت اور معاملات کرنے کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ان حالات میں ان کے ساتھ معاملات کرنے میں مسلمانوں کا نقصان ہے، جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ حدیث نبوی ہے: ''لا ضرر ولا ضرار'' (ابن ماجہ: 3240، قال الالبانی صحیح) نہ نقصان اٹھایا جائے اور نہ نقصان دیا جائے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی